سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۴۳

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشدِ محبت کی بنیاد

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال کراچی

سلسلہ

مواعظ حسنہ نمبر ۴۳

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشد محبت کی بنیاد

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کُتب خانہ مَظہری
گلشن اقبال نمبر ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۶۸۱۱۲ ، ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف وتالیف مرشدنا ومولانا

محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

﴿ ضروری تفصیل ﴾

نام وعظ : اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشد محبت کی بنیاد

واعظ : عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا ومولانا شاہ محمد اختر صاحب
دام ظلالهم علينا الىٰ ماة وعشرين سنة

تاریخ: ۱۱؍محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۷؍اپریل ۲۰۰۰ء بروز دوشنبہ

وقت: بعد نماز مغرب

مقام: مسجد اشرف واقع خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر۔۲ کراچی

موضوع: اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشد محبت کے حصول کا ذریعہ، وسیلہ اور بنیاد کیا ہے

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ : سید عظیم الحق ا۔ج۔۳ ۶۷/ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر۔۱ (۶۶۸۹۳۰۰)

اشاعت اوّل: ذوقعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق جنوری ۲۰۰۲ء

تعداد:

ناشر: کُتبُ خَانَہ مَظہَرِیْ
گلشن اقبال۔۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

۱۱ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۷ر اپریل ۲۰۰۰ء بروز دوشنبہ مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد اختر صاحب مدظلہم العالی کی طبیعت کچھ ناساز تھی اس لئے حضرت والا نے اپنے خلیفۂ اجل حضرت مولانا عبد الحمید صاحب مہتمم دارالعلوم آزاد ول کو جو جنوبی افریقہ سے حضرت والا کی خدمت میں رہنے کے لئے تشریف لائے تھے حکم دیا کہ وہ بیان کریں چنانچہ شیخ کی محبت پر مولانا کا بہت عمدہ بیان ہوا۔ بیان کے اختتام پر قبیل عشاء حضرت والا اچانک اپنے حجرہ سے نہایت تیز رفتاری سے مسجد تشریف لائے اور فرمایا اگرچہ میری طبیعت ناساز تھی لیکن قلب میں شدید داعیہ پیدا ہوا اس لئے بہ تقاضائے قلبی آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں
محبت دے کے تڑپایا گیا ہوں
سمجھتا خاک اسرارِ محبت
نہیں سمجھا میں سمجھایا گیا ہوں

اور مندرجہ ذیل بیان فرمایا جو اپنے شیخ کی ناقدری کرنے والوں کے لئے تازیانۂ عبرت ، تازیانۂ محبت اور ندامت سے اشکبار کرنے والا تھا اور جس میں ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اشد محبت شیخ کی اشد محبت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔

وعظ کا نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشد محبت کی بنیاد تجویز کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ قیامت تک امت کے لئے نافع اور قیامت تک صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

مرتب

☆ یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی ☆

اپنے خالق پر فدا ہو اور غیر اللہ کو چھوڑ
دامنِ مُرشد پکڑ اور نفس کے رشتے کو توڑ
خاک ہوجائیں گے قبروں میں حسینوں کے بدن
عارضی دلبر کی خاطر راہِ پیغمبر نہ چھوڑ
جس نے سر بخشا ہے اس سے سر کشی زیبا نہیں
اُس درِ جاناں پہ سر رکھ اور درِ بُت خانہ چھوڑ

عارف باللہ حضرت اقدس مرشدی مولانا شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشد محبت کی بنیاد

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج مولانا کا بیان ماشاء اللہ ابتداء تا انتہاء میں نے اپنے حجرے سے سنا جو میرے قیام کا کمرہ ہے، مضمون بہت ضروری ادا ہورہے تھے۔ میرے شیخ نے بھی میری تقریر سُنی نواب قیصر صاحب کے یہاں جہاں حضرت والا قیام فرماتے ہیں اور بعد میں مجھ سے تنہائی میں فرمایا کہ آج تمہارا بیان نہایت ضروری نہایت مفید اور نہایت اہم تھا۔ وہی میں مولانا کی تقریر کے لئے کہتا ہوں کہ الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم ہے کہ اختر پر میری اولاد پر اور میرے احباب پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل عظیم ہے کہ انہیں مالک تعالیٰ شانہ نے دل بھی دیا، دردِدل بھی دیا اور زبان ترجمان دردِ دل بھی عطا فرمائی۔

نفع کامل شیخ سے قوی تعلق پر موقوف ہے

تو ماشاء اللہ مضمون نہایت مفید نہایت اہم اور نہایت ضروری تھا اس لئے کہ جب تک شیخ سے تعلق اور محبت شدید نہ ہو

فائدہ نہیں ہوتا جیسے کسی دیسی آم کی لنگڑے آم سے قلم میں تھوڑی سی لوزنگ اور ڈھیلا پن ہو تو لنگڑے آم کی خاصیت اس میں نہیں آتی۔ اسی طرح بعض لوگ بظاہر نظر آتے کہ ساتھ ہیں، ساتھ چلتے ہیں، ساتھ رہتے ہیں، ساتھ کھاتے ہیں مگر حقیقت میں وہ ساتھ نہیں ہیں بوجہ تعلق کے ڈھیلے پن کے۔ ٹنڈو جام میں سائنسدانوں نے ہم کو بتایا کہ دیسی آم کی شاخ میں اور لنگڑے آم کی شاخ میں جتنا زیادہ قوی اور مضبوط تعلق ہوگا اتنا ہی لنگڑے آم کی سیرت اور صورت اور خوشبو دیسی آم میں منتقل ہوجائے گی لہٰذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چونکہ سب سے زیادہ حضور ﷺ پر اپنی جان، اپنا مال، اپنی آبرو، اپنی پوری زندگی فدا کردی تو ان کی وفاداری اور ایثار اور قربانی کی برکت سے ان کا ایمان سب سے زیادہ بڑھ گیا یعنی حضور ﷺ کا ایمان جو منتقل ہوا ہے سب سے زیادہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منتقل ہوا جس کی وجہ شدت محبت ہے، شدت محبت ہے، شدت محبت ہے۔ ہمارے الٰہ آباد کے بزرگ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ۔

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن
محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے

آیت وَالَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ پر بہت بڑے عالم بزرگ حضرت شیخ مولانا شاہ محمد احمد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ بھئی محبت کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اشد ہونی چاہئے، تم شدید پر کیوں قناعت کرتے ہو۔ اگر کسی کو شدید محبت بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کی خبر ہے :-

﴿ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ﴾

سب سے بڑا ایمان والا مومن کامل عظیم الشان صدیق وہ ہے جو اس جملہ خبریہ پر ایمان لاکر اشد محبت حاصل کرلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ایمان کامل ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت جان سے، مال سے، اہل و عیال سے اور سارے عالم سے زیادہ ہوجاتی ہے۔ اشد کے معنی کیا ہیں؟ ایک شدید ہے اور ایک اشد ہے یعنی سب سے زیادہ۔ تو اگر دنیا کی محبت شدید بھی ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو، کچھ فیصد کچھ پرسنٹ (Percent) اللہ کی محبت زیادہ ہو۔

خانقاہوں کا اصلی مقصد

اسی محبت کو بڑھانے کے لئے، اِسی فیصد کو بڑھانے کے لئے اور شدید کو اشد کرنے کے لئے خانقاہیں بنائی جاتی ہیں ورنہ

یہ مطلب تھوڑی ہے کہ جو مسلمان خانقاہ میں نہیں آتے وہ محبت سے محروم ہیں۔ سارے عالم کے مسلمانوں کے دل میں اگر محبت نہ ہوتی تو اللہ پر ایمان کیوں لاتے، کیوں اسلام قبول کرتے، کرسچین ہوتے یہودی ہوتے ہندو ہوتے، محبت ہی سے تو آج وہ مسلمان ہیں لیکن ان کی شدید محبت کو اشد کرنے کے لئے یہ خانقاہیں بنائی جاتی ہیں۔ اللہ والوں کی صحبت کا حکم اللہ تعالیٰ نے اسی لئے دیا کہ دیکھو اپنی شدید محبت پر قناعت نہ کرنا کونوا مع الصادقین میرے عاشقوں کے ساتھ رہو تاکہ تمہاری شدید محبت کا پیمانہ اشد محبت سے لبریز ہوجائے اور تمہار اول رشکِ شمس الدین تبریز ہوجائے اور تم کو نفس و شیطان سے توفیقِ جنگِ خوں ریز ہوجائے یعنی اللہ کے راستہ میں نفس و شیطان سے جنگ خوں ریز کی مشق کرنی پڑے تو اس کے لئے بھی تم تیار ہوجاؤ اور دل و جان دینے میں تم ذرا بھی دریغ نہ کرو۔

سچے مرشد کی پہچان

تو دوستو! یہ کہتا ہوں کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت جتنی زیادہ ہوتی ہے اس کو اپنے مرشد سے اتنی ہی محبت ہوتی ہے بشرطیکہ مرشد متبع سنت ہو، اور شاہراہ اولیاء پر ہو۔ میں اس کو خوب بار بار کہتا ہوں کہ بزرگانِ دین اور علماء

سے بھی پوچھ لو کہ میرا مرشد شاہراہ اولیاء پر ہے یا نہیں جس کو دوسرے علماء بھی مانتے ہوں۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کسی کے ایک کروڑ جاہل مرید ہوں، کوئی سبزی بیچ رہا ہے، کوئی گوشت کاٹ رہا ہے مگر کوئی عالم اس سے مرید نہ ہوتا ہو تو سمجھ لو دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ پس حکیم الامت مجدد زمانہ کا جو تھرمامیٹر ہے اس سے جو ہٹے گا گمراہ ہوجائے گا۔ حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جس شیخ سے کچھ علماء دین رجوع نہ ہوں اور سب ان پڑھ اور جاہل ہوں تو سمجھ لو کہ علم کی روشنی میں علماء نہیں آرہے ہیں اورضرور کوئی بات ہے۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا اختر شکر ادا کرتا ہے وَلَا فَخْرَ یَا کَرِیْمُ کہ سارے عالم میں اتنی بڑی تعداد میں محدثین مفسرین اور مفتی حضرات الحمدللہ اس فقیر سے بیعت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ حکیم الامت کے تھرمامیٹر پر حق تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ اختر صراط مستقیم پر ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

احباب کی دلجوئی

(احقر جامع عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر حضرت والا نے رومال طلب فرمایا تو ایک شخص نے ٹشو پیپر پیش کیا اور احقر نے حضرت والا کا رومال جو احقر کے پاس تھا پیش

کیا لیکن حضرت والا نے ان کا ٹشو پیپر استعمال فرمایا اور فرمایا کہ) میاں سن لو میرے مرشد شاہ عبدالغنی صاحبؒ ایک شعر پڑھتے تھے۔ غالباً آج اس مسجد میں پہلی دفعہ یہ شعر پڑھ رہا ہوں، میری اولاد نے بھی نہیں سُنا، میرے احباب نے بھی نہیں سُنا، میر صاحب جو تیس برس سے میرے ساتھ ہیں انہوں نے بھی نہیں سُنا، پہلی دفعہ یہ پیش کررہا ہوں، ابھی نہ جانے کتنے خزانے اس فقیر کے قلب میں ہیں۔ آہ ! میرے شیخ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

نیست معشوقی ہمیں زلف چلیپا داشتن

زلف چلیپا کہتے ہیں لمبے لمبے بالوں کو۔ فرماتے ہیں کہ معشوقی اس کا نام نہیں ہے کہ پٹے رکھ لو، زلفیں بڑھالو۔ بڑی بڑی زلفیں رکھنے کا نام مشیخت نہیں ہے۔ شیخ بننا آسان نہیں ہے، صرف بڑی بڑی زلفیں رکھنے سے کام نہیں بنتا بلکہ ؎

درد سر بسیار دارد پاس دلہا داشتن

اپنے احباب کے دلوں کا خیال رکھنا کہ میری ذات سے ان کو تکلیف نہ ہو بڑا مشکل کام ہے، سب کی دلجوئی کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے، اصلی شیخ وہی ہے جو دلوں کا خیال رکھتا ہے۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سیکھا ہے کہ کسی اللہ والے کی

دل شکنی نہ ہو، اس کا دل نہ ٹوٹنے پائے۔ اب اس بیچارے نے ٹشو پیپر دیا، کس محبت سے دیا اور مجھے رومال بھی پیش ہوا مگر یہ رومال تو میرا ہی ہے، اگر اپنے رومال کو نہ استعمال کروں تو کوئی شکایت نہیں کرے گا۔ لیکن اگر ٹشو پیپر استعمال نہ کرتا تو اس کا دل دکھ جاتا کہ میرا ٹشو پیپر قبول نہیں ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ ٹشو پیپر استعمال کروں۔ یہ توفیق ہونا بھی میرے بزرگوں کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

غلامی مرشد کی برکات

اور اس پر ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ میں وقت کا پابند نہیں ہوں جس کا دل چاہے ابھی فوراً اٹھ جائے، میں کسی کا غلام نہیں ہوں یہاں تک کہ اپنی اولاد کا اور احباب کا،کسی کمیٹی اورکسی مخلوق کا غلام نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کی سترہ سال کی غلامی کے صدقہ میں سارے عالم کی غلامی سے آزادی بخشی ہے۔ میں کوئی تنخواہ دار نہیں ہوں۔ جس ملک میں بلایا جاتا ہوں اگر میری صحت ٹھیک ہو تو فوراً جاتا ہوں۔ مجھے کسی سے اجازت لینی نہیں پڑتی، نہ کمیٹی سے نہ مسجد سے نہ مدرسے سے۔ اللہ تعالیٰ سے میں نے دُعا کی تھی کہ اے اللہ اختر کو آزادی عطا فرما۔

بس اپنی محبت کی زنجیر میری گردن میں ڈال دے، باقی ساری زنجیروں سے مجھ کو آزاد فرمادے۔

غیر آں زنجیر زلف دلبرم

اگر میرے محبوب کے زلف کی زنجیر یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کی زنجیر، شریعتِ حق تعالیٰ کی محبت کے آئین اور فرامین کی زنجیر کوئی پیش کرے گا تو میں بڑھ کر اس کا استقبال کروں گا اور لبیک کہوں گا اور اپنی گردن میں ڈال لوں گا ورنہ۔

گر دو صد زنجیر آری بردرم

اگر دنیا اختر کے قدموں میں دو سو زنجیریں لائے گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں اللہ کی رحمت کے بھروسے پر کہتا ہوں کہ دو سو زنجیریں غیر اللہ کی میں توڑ دوں گا۔

جمالِ روحانی کا بیوٹی پارلر

تو یہ بات کہہ رہا ہوں کہ زندگی کو ضائع مت کرو۔ دیکھ لو آج ہی واقعہ سن لیا آپ نے مدرسہ کے انجینئر کا کہ اچانک ایکسیڈنٹ ہوا موٹر سائیکل سے اور انہوں نے حفاظتی ٹوپی بھی نہیں پہنی تھی مگر خیر وقت آچکا تھا۔ جب وقت آتا ہے تو ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوتا لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو

وقت مقرر ہے اس میں ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوگا، نہ تقدم ہوگا نہ تاخر ہوگا لہٰذا ہر مسلمان کی عقل کا تقاضا ہے کہ استغفار اور توبہ کرکے پاک و صاف رہے۔ جس بیوی کا شوہر کسی وقت بھی آسکتا ہو اس کو چوبیس گھنٹہ صاف ستھرا اور بن سنور کے رہنا پڑے گا کیونکہ اس نے ٹائم فکس نہیں کیا،کسی وقت بھی وہ نزول کرسکتا ہے، کسی وقت دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے تو چڑیل کی طرح اگر سامنے آئی تو جوتے پڑیں گے۔ یاد رکھو اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ گناہوں کو چھوڑ دو، استغفار کرلو، توبہ کرلو اپنی روحانیت کی روحانی بیوٹی پارلر یعنی خانقاہ میں اس طرح سنوار لو کہ جب بھی موت آجائے آپ حسین و جمیل ہوں یعنی شریعت کے لحاظ سے، طریقت کے لحاظ سے، حقیقت کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے سامنے نہایت ہی جمال کے ساتھ پیش ہوں کہ حق تعالیٰ ہم کو آپ کو دیکھ کر اپنی آغوشِ رحمت میں قبول کرلیں۔ جس راستہ پر شیطان لے جارہا ہے یاد رکھو یہ شیطان تمہارے کام نہیں آئے گا، اللہ کے لئے کہتا ہوں۔

دردانگیز دُعا

اے خدا اختر کی آہ میں اثر ڈال دے جس ظالم کا دل پتھر ہوگیا ہو اور میری آہ اس کے قلب پر اثر انداز نہ

ہورہی ہو، گناہ کرتے کرتے وہ سیاہ دل ہوچکا ہو اس کے دل میں بھی میری آہ کو مؤثر کردے۔ تیری قدرت سے باہر نہیں ہے، کتنا ہی سخت دل ہو مگر وہ مخلوق ہے، آپ خالق ہیں، آپ کی قدرت میں خالقیت کی شان ہے، آپ میری آہ کے اندر تاثیر پیدا کرنے پر قادر ہیں کہ جو دل مایوس ہو اس مایوس قلب میں بھی آپ اپنی امیدوں کے، اور رحمت کے، محبت کی خوشبوؤں کے چاند اور آخرت کی کامیابیوں کے چاند طلوع فرمادیں اور مایوس کو امیدوار کردیں۔ آپ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ مشکل کی لغت ہمارے ہاں ہے، مخلوق میں ہے، حق تعالیٰ کے ہاں مشکل کی کوئی لغت نہیں ہے۔

اب ایک شعر اورسنو۔ اگر کوئی وقت کی بات کرتا ہے تو مجھ سے تعلق مت رکھو،کسی اور مسجد میں جاؤ میں نے آپ کو کب بلایا ہے، میں نے آپ کو بلایا نہیں آپ بھیجے جاتے ہیں۔ یہاں کا ہر آدمی یہ شعر پڑھ سکتا ہے۔

میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں
محبت دے کے تڑپایا گیا ہوں
سمجھتا خاک اسرار محبت
نہیں سمجھا میں سمجھایا گیا ہوں

فاش کیا ہے آہ نے زخمِ جگر کو بزم میں

جہاں جی چاہے جاؤ لیکن یہ داستاں دردِ دل کی
ان شاء اللہ خال خال ہی شاید پاؤ گے،مشکل ہی سے پاؤ گے،
ہمارے بزرگوں کی ہم پر دعائیں اور ان کی نگاہیں ہیں۔
میرا کتابی علم کم ہے مگر قطب بنی، اللہ والوں کی زیارت
اختر کو بالغ ہوتے ہی عطا فرمائی۔ میں بالغ ہی ہوا ہوں اللہ
والوں کی گود میں۔ پندرہ سال کا جب ہوا تو مولانا شاہ محمد
احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں تین برس تک رہا۔
(احقر جامع عرض کرتا ہے کہ تائبؔ صاحب کا ایک شعر جو اس
حقیقت کا ترجمان ہے اور حضرت والا کی شان میں ہے پیش کرتا ہوں ۔

اندھیرے کیا ہیں یہ تائب اسے خبر ہی نہیں
وہ جس نے دیکھے ہیں اُٹھتے ہی آنکھ مل کے چراغ)

میں صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بولتا ہوں، دردِ دل
رکھتا ہوں سینے میں، میں کوئی معاوضہ یا تنخواہ نہیں لیتا ہوں۔
الحمد للہ میں اس وقت اپنی اولاد کو بھی نہیں دیکھتا کہ میری
اولاد کہاں ہے؛ اختر کہاں ہے اور سارا عالم کہاں ہے؟
میرے سامنے حق تعالیٰ کی عظمت ہوتی ہے، عرشِ اعظم ہوتا ہے
اور میرا مولائے عرشِ اعظم ہوتا ہے۔ کاش کہ اے خدا

میرے احباب کے دلوں میں اس فقیر کی آہ کی قدردانی ڈال دے۔ مرنے کے بعد تو بہت لوگ قدر کرتے ہیں، کہتے ہیں نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَرَوَّحَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَخَلَّدَ اللّٰہُ ثَوَابَہٗ وَغَیْرَ ذَالِک مگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ اے خدا میری ایک آہ کو بھی چھوٹی ہو بڑی ہو قلیل ہو کثیر ہو اختر کی ایک آہ کو بھی اپنی رحمت سے رائیگاں نہ ہونے دیجئے۔ قیامت تک اس کو قائم و دائم زندہ و پائندہ و تابندہ بنا دیجئے اور تمام عالمی زبانوں میں اس کی نشریات کا غیب سے سامان فرما دیجئے، اس کے لئے چھاپہ خانہ مطبع اور پریس بھی عطا فرمایئے مگر میں اللہ سے کہتا ہوں، اور کس کے سامنے روئیں، بھینس کے سامنے روؤ دیدہ کھوؤ، اللہ ہی سنتا ہے میرے درد کو کوئی اور سمجھ نہیں سکتا جیسا کہ مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

ایک بلبل ہے ہماری رازداں
ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہیں ہم
شاعری مدنظر ہم کو نہیں
واردات دل لکھا کرتے ہیں ہم

مولانا رومی نے بھی ہر ایک کو راز نہیں بتایا، حسام الدین ان کے خلیفہ تھے، ان ہی سے اپنا دردِ دل کہا کرتے تھے اور

وہی مثنوی نوٹ کرتے تھے۔ جب مثنوی کا جوش ہوتا تھا تب انہیں کو بلاتے تھے۔ قونیہ میں کتنے لوگ تھے، بڑے بڑے علماء تھے مگر ان ہی کو بلاتے تھے کہ حسام الدین آؤ۔

اے حسام الدیں ضیائے ذوالجلال
میل می جوشد مرا سوئے مقال

اے حسام الدین تم اللہ کی روشنی ہو، آؤ مجھے مثنوی کہنے کا جوش ہو رہا ہے۔ اور فرمایا کہ۔

مدتے در مثنوی تاخیر شد
مہلتے بائیست تا خوں شیر شد

اے حسام الدین کچھ دن تک کے لئے میں خاموش ہوگیا تھا جس سے مثنوی میں تاخیر ہوگئی اور کیوں خاموش تھا ؟ اگر بچے ماں کا دودھ مسلسل پیتے رہیں تو کیا ہوگا؟ خون آنے لگےگا اس لئے کچھ مہلت ملنی چاہئے تاکہ اس کا خون دودھ میں تبدیل ہوجائے اور فرمایا میری خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ جس سوتہ یعنی چشمے سے پانی آرہا تھا وہ بند ہوگیا لہٰذا اب کچھ دن مثنوی بند رہے گی کیونکہ جب کنویں سے پانی میں مٹی آنے لگی تو سمجھ لو کہ سوتے سے پانی نہیں آرہا ہے اب وہاں پانی بھرنا جائز نہیں۔ اس لئے مولانا نے فرمایا کہ۔

سخت خاک آلود می آید سخن

میری گفتگو میں اب مٹی کے اثرات آرہے ہیں لہٰذا جب حق تعالیٰ دوبارہ سَوتے سے پانی عطا فرمائیں گے تب دوبارہ مثنوی تم کو لکھواؤں گا لہٰذا کچھ عرصہ بعد پھر جب جوش آیا، اور سوتہ دوبارہ جاری ہوگیا تب ارشاد فرمایا کہ اب قلم اٹھا لو اور لکھو۔

میل می جوشد مرا سوئے مقال

مجھے مثنوی کہنے کا جوش ہورہا ہے۔

تو یہ بتارہا ہوں کہ اگر شیخ کا فیض لینا ہے تو جتنا قوی تعلق ہوگا اتنا ہی فیض ہوتا ہے چاہے بیٹا ہی کیوں نہ ہو، اگر اس کا باپ صاحبِ نسبت اور ولی اللہ ہے اور صاحبِ دردِ دل ہے اس کو بھی فیض منتقل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو قوی تعلق اپنے باپ سے نہ ہوگا۔ یہاں وراثت نہیں چلتی ہے۔ یہ دردِ دل وہ چیز ہے جو وراثت میں نہیں ملتی، کتنے ولی اللہ کے گھر میں شیطان اور کتنے شیطان کے گھر میں ولی اللہ پیدا ہوئے۔

زادۂ آزر خلیل اللہ ہو

آزر بت پرست کا بیٹا ابراہیم خلیل اللہ بن رہا ہے۔

اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو

اور نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر ہورہا ہے۔

اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ

حضرت لوط علیہ السلام پیغمبر کی بیوی کافرہ تھی۔

زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ

اور فرعون جیسے مردود کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاکیزہ اور صحابیہ تھیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ جنت میں ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا جائے گا۔

ان آسية زوجة فرعون تكون فی نکاحِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی الجنة حضرت آسیہ جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ بنیں گی۔ یہ ہے صبر! چند دن صبر کرلو پھر دیکھو کیا ملتا ہے۔ یہ غمِ مجاز نہیں ہے جس کے لئے غالب نے کہا تھا کہ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

یہ شعر میں نے بدل دیا، یہ غمِ مجاز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا غم ہے جہاں ابتداء ہی میں خوشی ملتی ہے ؎

ابتدائے عشق ہے ہنستا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ملتا ہے کیا

مرنے کے بعد ولایت کا ملنا ناممکن ہے

یہ اللہ کا راستہ ہے، کچھ دن خون آرزو کر کے دیکھو۔ ظالمو! ایک دن خونِ آرزو کرنے کے قابل بھی نہ رہو گے۔ جب روح نکل جائے گی، نہ آرزو رہے گی نہ خون رہے گا۔ ارے جلدی اللہ پر فدا ہونے کی کوشش کرو، اپنا خون بہادو اور آرزوئے حرام کو کچل دو ورنہ خونِ آرزو بھی نہ رہے گا۔ جان نکلنے کے بعد کس ظالم میں خون ہوگا اور کون اپنی جان دے گا۔ اللہ تعالیٰ مردہ نہیں خریدتا وہ زندگی میں چاہتا ہے کہ میرے بن جاؤ ورنہ کون ہے جو مرنے کے بعد گناہ کرے گا ۔ ہے کوئی مردہ آدمی جو مرنے کے بعد گناہ کرے۔ مرنے کے بعد توسب گناہ چھوڑ دیتے ہیں، کافر بھی کفر چھوڑ دیتا ہے مگر مرنے کے بعد ایک بھی کوئی ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ زندگی میں جس حالت میں مرا ہے اسی حالت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ اگر اللہ پر فدا ہوکر مرا تو ولی اللہ ہوتا ہے۔ یہاں مجبوری کا نام صبر نہیں ہے کہ مرگئے تو سب گناہ چھوٹ گئے۔ گناہ چھوٹنے سے ولی اللہ نہیں بنتا گناہ چھوڑنے سے ولی بنتا ہے۔ کیا مردہ ولی اللہ ہوجائے گا؟ مردہ کبھی ولی اللہ ہوسکتا ہے؟ زندہ ولی اللہ ہوتا ہے جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ پر فدا کرتا ہے۔

دردِ محبت کی ناقدری پر تازیانۂ عبرت

میں اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میری آہ کو بعض لوگ قدر دانی سے نہیں دیکھتے۔ مجھے سب محسوس رہتا ہے مگر میں حق تعالیٰ سے فریاد کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ حق تعالیٰ میری آہ کو اگر کراچی میں نہ سہی آفاقِ عالم کے مشرق مغرب شمال جنوب کہیں نہ کہیں سے کوئی قدرداں ضرور میرے پاس بھیجیں گے۔ یا مجھے اس کے پاس بھیجیں گے یا اس کو میرے پاس بھیجیں گے کیونکہ میری آہ رائیگاں نہیں جائے گی، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں۔

آہ جائے گی نہ میری رائیگاں
تجھ سے ہے فریاد اے ربِ جہاں

اس لئے بتا دیا کہ میں یہاں ایسے ہی نہیں بیٹھا ہوں۔ میں اپنی زندگی کے چند دن اللہ سے مانگ رہا ہوں کہ اے خدا اختر کی زندگی کو صحت و عافیت کے ساتھ بڑھا دیجئے اور جو دن باقی ہیں ان کے ایک ایک لمحہ کو آپ قیمتی بنا دیجئے۔ جو آپ کی یاد میں جل بھن رہے ہوں، چاہے مشرق میں ہوں چاہے مغرب میں ہوں چاہے شمال میں ہوں چاہے جنوب میں جو آپ کی تلاش میں بے قرار اور بے چین ہوں اور

اختر کا بلڈ گروپ اور اختر کی روحانیت ان کے لئے مناسبت رکھتی ہو، آپ کے علم میں اختر ان کے لئے خیر ہو تو مجھے وہاں پہنچا دیجئے یا ان کو یہاں پہنچا دیجئے اور میری خدمات سے مجھ کو بھی اور میری اولاد کو بھی میرے احباب کو بھی نسبت اولیاء صدیقین کے اس آخری خط تک پہنچا دیجئے جو ولایت کی منتہا ہے، آگے کسی ولایت کا ایک اعشار یہ باقی نہ ہو۔ اس مقام تک میں اللہ سے مانگتا ہوں۔

مرشد سے اشد محبت کی برکات اور اس کی دلیل

اس لئے کہتا ہوں کہ شارٹ کٹ راستے سے اگر ولی اللہ بننا ہے تو اپنے مرشد سے محبت کو شدید کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھی اشد کرو اور اشد محبت کے لئے خانقاہوں میں جانا پڑتا ہے، اللہ والوں کی جوتیاں اٹھانی پڑتی ہیں ورنہ کسی مسلمان سے پوچھ لو اللہ سے سب کو محبت شدید ہے لیکن ضرورت اشد محبت کی ہے۔ اس لئے مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر سن لو ؎

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن
محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے

وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ جو ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں

اشد ہیں۔ یہ خالی تصوف نہیں ہے، قرآن پاک سے اس کی دلیل ہے۔ اسی اشد محبت کا صدقہ ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کے جاں نثار اور کائنات کے سب سے پہلے مرید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کوئی صحابی نہیں ہوا ۔ کیوں ؟ ان کی وفاداری ان کے ایثار، ان کی قربانی کے سبب کہ جان کو جان نہیں سمجھا، مال کو مال نہیں سمجھا۔ غارِ ثور میں جب اپنے کپڑے پھاڑ کر سب سوراخ بھر دیئے تو ایک سوراخ رہ گیا اس میں اپنا انگوٹھا لگا دیا کہ میرے نبی کو سانپ بچھو نہ کاٹے۔ اس انگوٹھے کو سانپ نے ڈس لیا اور تکلیف سے آپ کے آنسو بہنے لگے لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگایا نہیں کہ ابوبکرؓ کو سانپ نے ڈس لیا ہے لیکن جب آنسو غیر اختیاری طور پر آپ کے چہرۂ مبارک پر گر گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاگ اٹھے اور فرمایا صدیق کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ آپ نے اپنا لعاب دہن لگادیا اور وہ زخم ٹھیک ہو گیا مگر انہوں نے جان کی بازی تو لگادی اور بعض مفسرین نے لکھاہے کہ یہ سانپ نہیں تھا، جنات میں سے تھا اور یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے بے چین تھا اس لئے کاٹا کہ انگوٹھا ہٹ جائے اور اسے زیارت نصیب

ہوجائے۔ بہرحال جتنی جس کی قربانی اتنی خدا کی مہربانی۔ یہ اللہ کا راستہ ہے۔ اللہ نے مرد پیدا کیا ہے اگر عورت بن کے مرے تو یاد رکھو اس پر بھی مقدمہ چلے گا کہ میں نے تم کو مرد پیدا کیا تھا۔ کھانے میں پینے میں ہر چیز میں تم جوانمردی دکھاتے تھے، صرف میری راہ میں تم ہیجڑے اور بزدل بنے ہوئے تھے۔ لہٰذا یاد رکھو کہ جتنی زیادہ مرشد کی محبت ہوتی ہے اور محبت بھی ہو اتباع کے ساتھ تب ساتھ رہنا مفید ہوتا ہے۔ بعض لوگ شیخ کے پاس آئے اور دس دن میں خلیفہ ہوگئے۔ پہلے ہی سے جلے بھنے تھے، خشک لکڑی جلدی جل جاتی ہے اور گیلی لکڑی شوں شاں کرتی رہتی ہے، جلتی نہیں، بعضے لوگ خشک لکڑی ہوتے ہیں اور بعض گیلی لکڑی ہوتے ہیں ان کو جلاتے رہو لیکن جل کے نہیں دیتے۔

طلبِ خلافت گمراہی ہے

اس لئے شیخ پر اعتراض مت کرو کہ سب کو خلافت دیتا ہے اور ہم کو نہیں دیتا۔ اول تو طلبِ خلافت خود گمراہی ہے۔ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلافت طلب کرنا شہوت کی ایک قسم ہے۔ اللہ سے اللہ ہی کو چاہو۔

از خدا غیر خدا را خواستن

خدا تعالیٰ سے غیر خدا کو مت مانگو، خلافت بھی غیر خدا ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ چھپ کر رہنے میں، بے نام و نشان رہنے میں کیوں نانی مرتی ہے۔ کیوں چاہتے ہو کہ میرا نام مشہور ہو جائے، خود کو چھپا کے رہو، بس مالک راضی رہے۔ واللہ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی خوشی کے بعد کسی خوشی کا انتظار کرنا اس میں ملاوٹ ہے، ریاکاری ہے، حب جاہ ہے، غیر اللہ ہے۔ سب سے بڑی نعمت اللہ کا خوش ہوجانا ہے۔ اس لئے خلیفہ پر بھی فرض ہے کہ غیر خلیفہ کو حقیر نہ سمجھے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کا مخلص ہو۔ قیامت کے دن کتنے غیر خلیفہ، خلفاء سے افضل ہوسکتے ہیں اپنے اعمال و تقویٰ کے عالی مقام کی برکت سے۔

کہاں تک ضبطِ بے تابی ......

بس یہ چند باتیں میں نے بتائیں کیونکہ میں دردِ دل سے بہت ہی تڑپتا ہوا آیا ہوں اور بہت تیز چلا ہوں۔ شاید مولانا مظہر میاں نے بھی میری رفتار دیکھی ہو کہ ابا کو کیا ہوگیا کہ بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ میں نے اس لئے تیزی اختیار کی کہ مجھے کوئی روک نہ لے اور مولانا رومیؒ میرے تیزی اور ذوق و شوق سے آنے کی تائید کرتے ہیں، فرماتے ہیں۔

سرنگونم ہیں رہا کن پائے من

اے دنیا والو! جلال الدین رومی جو شاہ خوارزم کا نواسہ ہے اور شمس الدین تبریزی کا غلام ہے اور اللہ کی محبت کا امام ہے، اپنا سر جھکا چکا ہے ۔ اے دنیا والو! اب میرے پاؤں میں بیڑیاں اور زنجیریں مت ڈالو، خبردار! اب میں اپنا سر جھکا چکا ہوں۔ جب جانور بندھے بندھے تنگ آجاتا ہے اور رسی تڑانا چاہتا ہے تو سر جھکا لیتا ہے پورا زور لگانے کے لئے۔ لہٰذا اب میرے پاؤں کو آزاد کردو۔ اب میں تعلقات ماسوی اللہ کی زنجیروں کو برداشت نہیں کرسکتا۔

فہم کو در جملہء اجزائے من

اب میرے دل و دماغ اور جملہ اعضاء بدن میں تمہاری دنیاوی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ اب تم مجھے لاکھ ڈراؤ مگر میں نہیں ڈر سکتا۔

شانِ عاشقانِ خدا

دعوی مرغابی کردہ ست جاں
کے ز طوفان بلا دارد فغاں

جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں کہ اے دنیا والو جلال الدین رومی کی جان نے اللہ کے عشق و محبت کے سمندر میں مرغابی ہونے کا دعوی کیا ہے اور مرغابی طوفانِ بلا سے کبھی نہیں

ڈرتی، بلاؤں کے طوفانوں سے مرغابی کبھی آہ و فغاں نہیں کرتی۔ میں نے بمبئی کے سمندر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بیس فٹ بلند طوفان کی ایک موج آئی، ایک مرغابی وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔ میں دل میں خوش ہوگیا کہ آج مثنوی مولانا روم کا شعر حل ہوجائے گا۔ وہ مرغابی طوفان کے ساتھ بیس فٹ اونچائی پر چلی گئی اور بیس فٹ سے جب وہ موجوں کے ساتھ ساتھ نیچے اتری ہے تو اس کی استقامت میں ایک اعشاریہ کا فرق نہیں تھا۔ اسی طرح اللہ جب اپنا کرم کرتا ہے تو استقامت دیتا ہے۔ الحمد للہ اللہ کے بھروسے پر کہتا ہوں کہ سلاطینِ عالم کے تخت و تاج اور سورج اور چاند کی روشنیاں اور لیلائے کائنات کے نمکیات اور دولت والوں کا مال و دولت ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے خرید نہیں سکتا سوائے حق تعالیٰ کی محبت کے اور ان کی محبت پر فدا ہونے کے اور میں انہیں کو اپنا سمجھتا ہوں جو میرے ذوق کے مطابق اللہ پر فدا ہونا سیکھتے ہیں اور جو میرا ساتھ نہیں دیتے وہ ساتھ ہیں مگر میرے ساتھ نہیں ہیں۔

رہتے ہیں میرے ساتھ مگر ساتھ نہیں ہیں

سن لو یہ مصرع خود بخود ابھی بن گیا ہے تازہ بہ تازہ گرم جلیبی ہے۔

رہتے ہیں میرے ساتھ مگر ساتھ نہیں ہیں

میرے ساتھ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر **بجمیع اعضاءہٖ و بجمیع اجزاءہٖ و بجمیع کمیاتہ و بجمیع کیفیاتہ و بجمیع انفاسہ** فدا ہیں۔جس کی ہر سانس اللہ تعالیٰ پر ہر وقت فدا ہو رہی ہو اور ایک سانس بھی اللہ کو ناراض کرکے غضب اور قہر اور لعنتی زندگی گذارنے سے سچا اور پکا تائب ہوچکا ہو اس لئے اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو ارادہ کرلو کہ اپنے مولیٰ پر اور پیدا کرنے والے پر اور پالنے والے پر اور جس کے قبضہ میں ہماری صحت اور ہماری بیماری، جس کے قبضہ میں ہماری غریبی اور مالداری، جس کے قبضہ میں ہماری عزت اور ذلت اور جس کے قبضہ میں ہماری مغفرت اور جنت اور جہنم ہے، ایسی طاقت والی ذات پر، ایسے ارحم الراحمین پر ہر سانس فدا کرنے کے لئے جان کی بازی لگاؤ تب رہو ورنہ اور خانقاہیں بھی موجود ہیں، ہم آپ کو منع نہیں کرتے اور خوشامد بھی نہیں کرتے کہ یہاں آؤ ، جس کو اللہ پر جان دینا ہو وہ میرا ساتھ دے۔ شاہ سید احمد شہید نے یہی اعلان کیا تھا کہ جس کو میرے ساتھ بالا کوٹ چل کر خدا تعالیٰ پر جان دینا ہو وہ میرے قافلے میں آجائے۔

دعویٰ مرغابی کردہ ست جاں
کے ز طوفان بلا دارد فغاں

اب اختر کی جان نے بھی مرغابی ہونے کا دعویٰ کردیا ہے، اب آہ و فغاں سے نہ مجھ کو ڈر ہے اور نہ مجھے کوئی پکڑ سکتا ہے، میں جہاں چاہوں گا وہاں رہوں گا، جہاں دل چاہے گا وہاں جاؤں گا، میرے پیر میں ان شاء اللہ کوئی زنجیر ڈالنے والا نہیں ہے۔ میرے ذمہ جو حقوق تھے سب ادا کرچکا۔ ایک بیٹا ایک بیٹی اللہ تعالیٰ نے دیئے ان کی شادیاں ہوگئیں، میری ذمہ داری شرعی ختم۔ ایک بیوی تھی وہ قبرستان میں جاکر سوگئی، اب اس کے حقوق بھی میرے ذمہ نہیں رہے۔ اب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حقوق میرے ذمہ ہیں، وہ مالک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے مجھے توفیق دے کہ اختر اللہ پر جان دینے کا حوصلہ پاجائے۔ مجھے ایک جماعت، ایک قافلہ عاشقوں کا چاہئے جو میرے ساتھ سارے عالم میں پھریں اور اللہ تعالیٰ پر جان دینا سیکھیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ سلاطین کے تخت و تاج سے زیادہ مزہ پائیں گے، لیلائے کائنات کے نمکیات سے زیادہ مزہ پائیں گے، سورج و چاند کی روشنی سے زیادہ مزہ پائیں گے، پاپڑ بریانی پلاؤ اور سموسوں سے زیادہ مزہ پائیں گے۔ ان کی لذت باطن کے مقابلہ میں ان شاء اللہ کوئی چیز مثل نہیں ہوسکتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثل ہے، جب دل میں وہ مولیٰ آتا ہے جو بے مثل ہے،جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے

وہ دل ان شاء اللہ دونوں جہان سے بڑھ کر مست رہے گا اور دوسروں کو بھی مست کرے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور واللہ کہتا ہوں کہ اللہ پر مرنے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہے گا۔ دنیا پر مرنے والے، لیلاؤں پر مرنے والے، معشوقوں پر مرنے والے گھاٹے میں جاسکتے ہیں لیکن مولیٰ پر مرنے والے کا دونوں جہان میں خود اللہ تعالیٰ کفیل اور اس کو سنبھالنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

☆☆☆☆☆